عید الفطر

ePamphlet

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اپنے بندے کے لیے ایک خوب صورت انعام ہے لہٰذا بندے کے لیے ضروری ہے کہ وہ نہ صرف خود خوش اور ہشاش بشاش رہے بلکہ اپنی خوشی کا اظہار کر کے اپنے رب کو بھی راضی رکھے۔

خوشی منانا اور اس کا اظہار کرنا عین تقاضہ فطرت ہے چونکہ اسلام دین فطرت ہے اس لیے وہ خوشی منانے کا پورا پورا حق دیتا ہے۔عید مسلمانوں کے لیے خوشی کا دن ہے۔خوشی مناتے ہوئے اگر اسلامی اَقدار کا خیال رکھا جائے اور اللہ کے احکامات اور نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق عمل کیا جائے تو خوشی منانا اجر وثواب کا باعث بن جاتا ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے لیے ہر سال دو دن ایسے ہوتے جن میں وہ سب کھیل کود کیا کرتے پھر جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: تمہارے لیے سال میں دو دن ایسے تھے جن میں تم کھیل کود کیا کرتے تھے اور اب اللہ نے تمہیں ان سے بہتر دو دن عطا فرما دیے ہیں، عید الفطر کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن۔

[سنن النسائی:1557]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ...اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا. بے شک ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور ہماری عید یہ ہے۔ [صحیح البخاری:952]

ان احادیث کے مطابق یہ عیدین امت کی خصوصیت ہیں۔

عید الفطر۔مسرت وانعام کا دن

رمضان کے بعد، شوال کے پہلے دن عید الفطر منائی جاتی ہے۔عید الفطر کو روزہ داروں کے لیے مسرت ورحمت کا پیامبر بنا دیا گیا اور اسے رمضان المبارک میں کی گئی عبادت و ریاضت، اطاعت و بندگی، تسبیح وتہلیل، حمد وثنا، درود وسلام، سحر وافطار اور تراویح کے اجر وثواب اور انعام و اکرام کے لیے بطورِ خوشی عطا کیا گیا۔عید الفطر ان خوش قسمت اور بامراد لوگوں کے لیے یوم الجزا اور

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

یوم الانعام ہے جنہوں نے رمضان المبارک کی پرنور گھڑیوں سے جی بھر کر فائدہ اٹھایا اور اپنے ایمان کی تازگی کا اہتمام کیا۔

عید کے دن کرنے کے کام

زیب و زینت

عید کے دن غسل کرنا، صاف ستھرا لباس پہننا اور زینت کا اہتمام کرنا پسندیدہ افعال ہیں۔ عید کے لیے بہترین لباس پہن کر عیدگاہ جانا مستحب ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کے موقع پر اپنا سب سے خوب صورت لباس پہنتے تھے۔ [زاد المعاد، ج:1، ص:425]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ يَوْمَ الْعِيدِ بُرْدَةً حَمْرَاءَ. رسول اللہ ﷺ عید کے دن سرخ دھاری دار چادر زیب تن فرماتے۔

[المعجم الأوسط للطبرانی، ج:8، 7605]

ابن عمر رضی اللہ عنہما جو نبی کریم ﷺ کا بہت زیادہ اتباع کرنے والے تھے عیدین کے موقع پر اپنا سب سے عمدہ لباس زیب تن کرتے تھے۔

[بحوالہ السنن الکبری للبیہقی، ج:3، 6143]

مردوں کے لیے ریشمی لباس ناپسندیدہ ہے لہٰذا انہیں اس کے استعمال سے بچنا چاہیے نیز خوشی کے اس موقع پر اسراف سے بچنے کی ضرورت ہے۔

تکبیرات پڑھنا

فرمانِ الٰہی ہے: ...وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ... ۝ [البقرة:185]

”...اور اس (نعمت) پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں ہدایت دی...“۔

اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کا حکم عام ہے جس میں عیدین کے مواقع بھی شامل ہیں۔

زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن تکبیریں کہتے ہوئے عیدگاہ کی طرف روانہ ہوتے۔ نماز ادا کرنے تک تکبیروں کا سلسلہ جاری رکھتے۔ جب نماز ادا کر لیتے تو تکبیریں کہنا ترک کر دیتے۔

[المصنف أبی شیبه، ج:3، 5664]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بے شک ابن عمر رضی اللہ عنہما دن کے آغاز میں مسجد سے عیدگاہ کی طرف جاتے اور با آواز بلند تکبیر کہتے، یہاں تک کہ عیدگاہ پہنچ جاتے اور وہ تکبیر کہتے رہتے یہاں تک کہ امام آجاتا۔ [السنن الکبری للبیہقی، ج:3، 6129]

ایک آواز میں مل کر تکبیرات نہ کہیں کیونکہ ایسا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

خواتین آہستہ آواز میں تکبیرات پڑھیں۔ تکبیرات کہنے کے بارے میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ تحریر کرتے ہیں عید الفطر میں تکبیر کا آغاز چاند دیکھنے سے اور اختتام نمازِ عید سے فارغ ہونے پر ہے۔ [مجموع الفتاوی لابن تیمیة، ج:24، 221]

ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی دوران ایک آدمی نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا. تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس طرح اور اسی طرح کا کلمہ کہنے والا کون ہے؟ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ان (کلمات) سے مجھے تعجب ہوا ہے جن کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔ [صحیح مسلم:1358]

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے جب سے آپ ﷺ سے یہ بات سنی ہے ان کلمات کو کبھی نہیں چھوڑا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ تکبیرات پڑھنا بھی ثابت ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

[فتح الباری لابن رجب، ج:9، ص:8]

فطرانہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا تا کہ روزے کے لیے لغو اور بے ہودہ اقوال وافعال سے پاکیزگی ہو جائے اور مسکینوں کو کھانا حاصل ہو۔ جس نے اس (صدقہ فطر) کو نمازِ عید

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

سے پہلے پہلے ادا کر دیا تو یہ ایسی زکوٰۃ ہے جو قبول کر لی گئی اور جس نے اسے نماز کے بعد ادا کیا تو یہ (عام) صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔

[سنن أبي داؤد:1609]

لہٰذا گھر کے تمام زیرِ کفالت افراد، ملازمین اور بچوں کی طرف سے عیدالفطر کی صبح نمازِ عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دینا چاہیے۔

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عیدالفطر سے دو تین دن پہلے صدقہ فطر اس شخص کے پاس بھیج دیا کرتے جس کے پاس وہ جمع ہوتا۔

[الموطأ لامام مالك، كتاب الزكاة:55]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ کی مقدار کھجور یا جو کا ایک صاع مقرر کی ہے، جو آج کل تقریباً ڈھائی کلو کے برابر ہے۔

نماز سے قبل میٹھا کھانا

عیدالفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے میٹھا کھانا مسنون ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ عیدالفطر کے دن کھجوریں تناول فرمائے بغیر نہ نکلتے۔ انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ان (کھجوروں) کو طاق تعداد میں تناول فرماتے۔

[صحيح البخاری:953]

کھجوریں موجود نہ ہوں تو کوئی بھی میٹھی چیز کھائی جا سکتی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ [الموطأ لامام مالك، كتاب الصيام:36]

خواتین کو عیدگاہ لے جانے کی تاکید

حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم اپنی جوان لڑکیوں کو منع کرتے تھے کہ وہ عیدین میں باہر نکلیں پھر ایک عورت (بصریٰ) آئی اور بنو خلف کے محل میں قیام کیا وہ کہتی ہے ... میری بہن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جب ہم میں سے کسی (عورت) کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو کچھ قباحت تو نہیں کہ وہ (عید کے لیے) نہ نکلے؟ آپ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اپنی ساتھی کی چادر لے لے! اور اسے چاہیے کہ وہ خیر (کے کام) میں اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہو۔

[صحيح البخاری:324]

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم دونوں عیدوں میں جوان، کنواری پردہ نشین عورتوں کو (نماز کے لیے) لے کر آئیں جبکہ حائضہ عورتوں کو حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے دور رہیں۔

[صحيح مسلم:2054]

خواتین کو عیدگاہ آتے جاتے وقت اپنی زینت چھپا کر نکلنا چاہیے اور ایسی خوشبو سے اجتناب کرنا چاہیے جو مردوں تک پہنچ رہی ہو۔

نمازِ عید

☆ عید کی نماز ادا کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ نمازِ عید کا وقت طلوعِ آفتاب کے بعد ہے۔

☆ عید کی نماز اذان اور تکبیر (اقامت) کے بغیر پڑھی جاتی ہے۔

[صحيح مسلم:2049]

☆ عید کی نماز کی دو رکعتوں سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل نماز نہیں ہے۔

[صحيح البخاری:989]

نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عیدالفطر کی نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ [الموطأ لامام مالك، كتاب العيدين:10]

جمعہ اور عید

☆ جمعہ کے دن عید ہونے کی صورت میں عام دستور کے مطابق نمازِ عید ادا کی جائے گی۔ لوگوں کو اختیار ہے کہ چاہیں جمعہ ادا کریں یا اسے چھوڑ دیں۔

☆ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تمہارے اس دن میں دو عیدیں جمع ہو چکی ہیں! تو جو (نمازِ عید ادا کرنا) چاہے اسے جمعہ ادا کرنے سے کافی ہو جائے گا اور ہم واقعتاً جمعہ ادا کرنے والے ہیں۔

[سنن أبي داؤد:1073]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION
© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

☆ جمعہ اور عید کا ایک دن میں ہونا کتاب وسنت کی روشنی میں کسی قسم کی نحوست کی علامت نہیں ہے۔

خطبہ عید

☆ نماز کے بعد خطبہ دیا جاتا ہے اور عید کا خطبہ منبر پر نہیں ہوتا کیونکہ آپ ﷺ نے عید کا خطبہ منبر پر نہیں دیا۔ [صحيح البخاری:956]

☆ خطبہ کے وقت خاموشی اختیار کی جائے۔

راستہ تبدیل کرنا

عید کی نماز کے لیے ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا مسنون ہے۔ [صحيح البخاری:986]

باہم ملاقات ودعا

عید کے روز مسلمانوں کی باہم ملاقات آپس کی محبت بڑھانے کا سبب بنتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس ملاقات میں ایک دوسرے کو مندرجہ ذیل دعا دیا کرتے تھے۔

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ. [تمام المنة في التعليق على فقه السنة، ج:1،ص:354]

’’اللہ ہم سے اور آپ سے (عبادت) قبول فرمائے‘‘۔

خوشی منانا

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ’’حبشی عید کے دن مسجد میں نیزوں سے کھیل دکھا رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا، میں نے آپ کے شانے پر سر رکھا اور ان کا کھیل دیکھنے لگی یہاں تک کہ میں ہی دیکھنے سے بے زار ہوگئی‘‘۔ [صحيح مسلم:2066]

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں، میرے پاس انصار کی کم سن بچیوں میں دو بچیاں یومِ بُعاث کے اشعار میں سے کچھ گا رہی تھیں وہ جو انصار میں مشہور تھے کہ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں: حالانکہ وہ دونوں بچیاں (پیشہ ور) گانے والیاں نہیں تھیں! چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں شیطان کی بانسریاں؟ یہ عید کا دن تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! بے شک ہر قوم کی عید کا ایک دن ہوتا ہے اور یہ ہماری عید (کا دن) ہے۔ [صحيح البخاری:952]

گویا عید کے روز خوشی کے جذبات کا اظہار کرنے کے لیے ہلکے پھلکے کھیل کھیلنا یا مناسب اشعار پڑھنا جائز ہیں۔

شوال کے روزے

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر شوال کے مہینے میں چھ روزے رکھے تو یہ (پورا سال) مسلسل روزے رکھنے کی طرح ہے۔ [صحيح مسلم:2758]

یہ روزے عید کے بعد ماہِ شوال کے آغاز میں یا تاخیر کے ساتھ مسلسل یا الگ الگ دونوں طرح سے رکھے جا سکتے ہیں البتہ عید کے فوراً بعد پے در پے رکھنا افضل ہے۔ [شرح النووي على مسلم، ج:3،ص:167]

© AL-HUDA INTERNATIONAL WELFARE FOUNDATION

April 22 | E3-P2

الھدیٰ پبلی کیشنز (پرائیوٹ) لمیٹڈ

7-اے کے بروہی روڈ H-11/4 اسلام آباد، پاکستان +92-51-4866150-1 +92-51-4866125-9

کراچی: +92-21-35844041 لاہور: +92-42-35239040-1

www.alhudapublications.org | www.alhudapk.com

www.farhathashmi.com

06010015

AL-HUDA Publications (Pvt) Ltd.